# اصغر علی شاہ کی شاعری کا الٰہیاتی تناظر

## The Divine Perspective on the Poetry of Asghar Ali Shah

[1] ڈاکٹر سید محمد ظفر عباس نقوی


***Abstract:***

The literally services of Asghar Ali Shah spans over more than fifty years. He was a man of profound innovative faculties. By the grace of Allah Almighty, He has proved his artistic excellence in various literally genres such as Hamd, Na'at, Poem, Free Verse Poem, Ode, and Ghazal. He is also one of the greatest religious poetry writers of South Punjab. The subject matter of his religious poetry were those greatest personalities due to them the entire universe was created. Indeed we have been ordained to praise those personalities during prayers and for them the Holy Prophet (Peace be upon him) prolonged his prostrations and Allah Almighty mentioned their exalted status in the verses of Holy Quran. Asghar Ali Shah has used holy Quran and the sayings of Holy Prophet (Peace be upon him) as references in his religious poetry. As it is necessary to refer to these sources while mentioning those great personalities and Asghar Ali Shah did it profoundly well.


**Keywords:** Religious poetry, Hamd and Naat, ode and elegy, Holy Quran, Hadith, The family of holy Prophet (Peace be upon him).


اصغر علی شاہ نے پچاس سال سے زیادہ علم و ادب کی خدمت کی۔ وہ اعلیٰ تخلیقی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انہوں نے مختلف اصناف ادب حمد، نعت، نظم، آزاد نظم، غزل، قصیدہ میں فنی کمال دکھایا۔ مرثیہ نگاری میں بھی وہ جنوبی پنجاب کے صفِ اول کے شعراء کی صف میں دکھائی دیتے ہیں۔ مذہبی شاعری میں ان کا موضوع وہ عظیم الشان ہستیاں ہیں جن کی وجہ سے کائنات بنائی گئی۔ ان عظیم الشان ہستیوں پر پانچ وقت کی نماز میں درود شریف پڑھنا واجب ہے جو رسول اللہؐ کے دوشِ مبارک پر سوار ہوئے۔ جن کی وجہ سے سردار انبیاءؑ نے اپنے سجدے کو طول دیا۔ جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات اتاریں۔ جن کے اعمال کی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ جن کے بارے میں احادیث رسولؐ موجود ہیں۔ اصغر علی شاہ نے مذہبی شاعری میں قرآن مجید اور حدیث رسولؐ کو پیشِ نظر رکھا اور ان کے حوالے دیے کیونکہ ایسی عظیم ترین ہستیوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید اور حدیث رسولؐ کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے اس کام کو بخوبی نبھایا۔


**کلیدی الفاظ:** مذہبی شاعری، حمد و نعت، قصیدہ و مرثیہ، قرآن مجید، حدیث رسولؐ، تخلیق کائنات، خاندانِ نبوتؐ۔

اگر عالمی ادب پر نظر ڈالی جائے تو ادراک ہو جائے گا کہ دنیا کے ہر ادب میں مذہبی شاعری نہایت ادب کی حامل ہے۔ اس کے ذریعہ مذہبی اکابرین کے لیے گلہائے عقیدت پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کی اعلیٰ پائے کی سیر تیں افراد کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ عوام ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو سنوار سکیں۔ اسلامی

---

۱ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ ملت ایسوسی ایٹ کالج، ممتاز آباد، ملتان

مذہبی شاعری میں حمد، نعت، مرثیہ اور اُس کی ذیلی اصناف شامل ہیں۔ اصغر علی شاہ نے ان تمام اصنافِ سخن میں عظیم المرتبت ہستیوں کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ جب شاعر کا دل اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کو شدت سے محسوس کرتا ہے تو اظہارِ تشکر کے طور پر حمد تخلیق ہوتی ہے۔ اصغر علی شاہ نے بھی اسی جذبہ کے تحت حمد تحریر کی ہے۔

اصغر علی شاہ نے صحیح فرمایا:

زباں میں جس کی ہے لکنت، دماغ جس کا مقیم

خالقِ دو جہاں کی حمد بیان فرماتے ہوئے اصغر علی شاہ نے فنی عجز کا اظہار فرمایا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ اس کی حمد سرائی کے لیے زبان و بیان عاجز ہیں۔ ان کے پاس ایسے الفاظ نہیں جو ربِ کائنات کے شایانِ شان ہوں۔ وہ اپنے احساسات کو اظہار کرنے کے قابل نہیں پاتے۔

جسارت اس کی کریا ہے حمد کی تنظیم
زباں میں جس کی ہے لکنت، دماغ جس کا مقیم
برائے مغفرت الفاظ چند اے غفار
کہ تو رحیم، تو رحمان، تو کرم تو کریم [۱]

پروفیسر اصغر علی شاہ نے خالق کائنات کی حمد پیش کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیات کو پیش نظر رکھا۔

احد، صمد ہے بلا کفو و ابن و اب ہے تو
تعوذین کا مرجع ہے تیری ذاتِ عظیم[۲]

اس طرح وہ اپنی نعتیہ شاعری میں بھی قرآن و حدیث کے حوالے پیش کرتے ہیں۔

منظوم میں کروں گا جو بھی ملے حوالے
مدحت میں مصطفیؐ کے قرآن کے حوالے
رحمۃ اللعالمین ذاتِ محمدیؐ ہے
اس قول پر دیئے ہیں آیات کے حوالے[۳]

ڈاکٹر روبینہ ترین پروفیسر اصغر علی شاہ کے بارے میں تحریر فرماتی ہیں:

''شوکت الفاظ، دست گاہِ سخن، سنگلاخ زمینوں کا انتخاب، مشکل پسندی، عربی، فارسی الفاظ و تراکیب کا استعمال اور جوش الفاظ ان کی دیگر شاعری کی طرح نعت سے بھی نمودار ہے۔''[۴]

حضرت فاطمہ زہراؑ کے بارے میں رسولؐ نے فرمایا:

''الفاطمۃ بضعتی منی''[بخاری شریف، محمد ابنِ اسمٰعیل البخاری]

ترجمہ: (فاطمہؑ میرے جسم کا حصہ ہیں)

قصیدہ میں فرمانِ رسولؐ کا اظہار اصغر علی شاہ نے یوں فرمایا ہے:

سیدہ در ہر دو عالم زاہدہ در دو جہاں
مرجع لولاک کو وہ بضعتہ منی ملا
منفرد اوصاف میں ہے دختر ختم الرسلؐ
عورتوں میں اسوہ کامل ہے بنت مصطفیٰؐ
تربیت پائی اسی آغوش میں حسنؑ نے
زینبؑ و کلثومؑ نے پائی وہیں نشونما
دختر حضرت خدیجہؑ ہیں ہما اوصاف خیر[۵]

حضرت امام حسینؑ کے حوالے سے مشہور حدیث رسولؐ ہے:

''حسینؑ منی وانا من الحسینؑ''[۶]

(حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ میرا نام اور میرا مشن اس جہان میں میرے نواسے حضرت امام حسینؑ کے ذریعے زندہ و جاوید رہے گا۔ اصغر علی شاہ فرماتے ہیں:

اسوار کہ راکب جو رہا دوش نبیؐ کا
مرجع ''ہو منی و انا منہ'' کہی کا [۷]

آپ کی عظیم الشان قربانیوں سے دین سلام کی عمارت نئے سرے سے استوار ہو گی۔ آپ ہی بنائے لا الہ الا اللہ ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی لینی چاہی اور اسے ایک عظیم ترین قربانیوں میں تبدیل کیا تو آگے چل کر حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے لی گئی۔ اسی کے متعلق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیٔ ذبح عظیم آمد پسر (زبور عجم )

ایک اور جگہ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

غریب و سادہ و رنگین ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسینؑ، ابتداء ہے اسمٰعیلؑ (بالِ جبریل)

سردار انبیاءؑ نماز ادا فرما رہے ہوتے حضرت امام حسینؑ کے گھر کا دروازہ مسجد نبویؐ میں کھلتا تھا۔ آپ بچپن میں مسجد تشریف لے آتے اور سجدہ کی حالت میں آقائے دو جہانؐ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے۔ امام الانبیاءؑ سجدہ سے سر اٹھانے کی بجائے سجدہ کو طول دے دیتے۔ اصغر علی شاہ فرماتے ہیں:

معنی وفدیناہ بذبح کی لکھی کا
مقصد بنا سجدے کی طوالت نبی کا[۷]

امام عالی مقام کے والدینِ گرامی، بھائی اور آپ کی شان میں سورت دہر کی آیات نازل ہوئیں۔ حضرت امام حسن مجتبیٰؑ اور امام حسینؑ بچپن میں بیمار ہوئے۔ ان کے والدین عالی مرتبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت فضہؑ نے بچوں کی صحت یابی کے لیے تین دن کے روزوں کی منت مانی۔ حضرت علیؑ دن بھر مزدوری فرمائی اور افطاری کا سامان لے کر تشریف لائے۔ حضرت فاطمہ زہراؑ نے چکی سے آٹا پیسا۔ جب پہلے روزے کی افطاری کرنے لگے تو سائل نے صدا دی محتاج ہوں۔ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ آپؑ نے افطاری کا سارا سامان سائل کو دے دیا اور صرف پانی سے روزہ افطار فرمایا۔

دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ جب روزہ افطار کرنے کا وقت آیا سائل نے ان کے گھر آ کر آواز بلند کی۔ میں یتیم ہوں۔ بھوکا ہوں۔ دوسرے دن بھی آپؑ نے پانی سے روزہ افطار فرمالیا اور سب کچھ سائل کو دے دیا۔ تیسرے دن بھی پہلے دو دنوں کی طرح ہوا۔ حضرت علیؑ مزدوری کر کے افطاری کی چیزیں لے کر گھر تشریف لائے۔ حضرت فاطمہؑ نے آٹا پیسا جب افطار کرنے کا وقت آیا تو سائل نے دروازے پر آ کر صدا لگائی۔ اسیر ہوں۔ میرے پاس کھانے کا سامان نہیں ہے۔ انہوں نے افطاری کا سارا سامان اسیر کو دے دیا۔ جب تینوں دن ایسا ہوا تو نقاہت سے ان کی حالتیں نڈھال ہو رہی تھیں۔ آقائے دو جہاںؐ تشریف لائے اور خوش خبری سنائی کے اللہ تعالیٰ آپ کے ان اعمال سے بہت زیادہ خوش ہے اور آپ کی شان میں سورتِ دہر کی یہ مبارک آیات نازل ہوئی ہیں:

> ترجمہ: ''اور اس کی محبت میں محتاج اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ وہ ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہیں اللہ کی رضا کے لیے کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر گزاری۔''
>
> [قرآن مجید، سورۃ دہر، آیت ۸،۹] (تفسیر درالمنشور۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

آپ کے گھرانے کی شان میں آیت تطہیر آئی۔ آپ کے بڑے بھائی حضرت امام حسن مجتبیٰؑ خاندانِ نبوتؐ کی چوتھی اور آپ پانچویں عظیم ترین ہستیاں ہیں۔

> ترجمہ آیتِ تطہیر: ''اللہ تعالیٰ کا ارادہ بس یہی ہے کہ ہر طرح کی ناپاکی کو اے اہلِ بیتؑ آپؑ سے دور رکھے اور آپ کو ایسا پاکیزہ رکھے جیسا کہ پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔''
>
> [سورۃ احزاب، آیت ۳۳]

اصغر علی شاہ فرماتے ہیں:

مدحت میں چہارم کی بھی دہر کی سورت
ہے آیت تطہیر کو خامس کی ضرورت[۸]

ڈاکٹر روبینہ ترین تحریر فرماتی ہیں:

''ان کے ہاں تاریخی واقعہ انتہائی عالمانہ اسلوب میں ڈھل کر سامنے آتا ہے۔''[۹]

حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ ہمارے رسولِ کریمؐ کے نواسے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسولؐ کے بیٹے قرار دیا ہے:

ترجمہ: ''ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔''

[سورۃ آل عمران، آیت ۶۱]

بیٹوں میں حضورؐ اپنے نواسوں حسنینؑ کریمین کو عورتوں میں اپنی صاحبزادی تمام جہانوں کی سردار حضرت فاطمہ زہراؑ اور جانوں میں اپنے نفس حضرت علیؑ کو میدانِ مباہلہ میں لے کر گئے۔ ان عظیم الیشان ہستیوںؑ کو آتا دیکھ کر عیسائیوں نے شکست تسلیم کر لی۔[ صحیح مسلم، مسلم ابنِ حجاج]

امام عالی مقامؑ خود فرماتے ہیں کہ میں ابنِ علیؑ ہوں۔

اصغر علی شاہ فرماتے ہیں:

سبط ایسا کہ جس کو کہے فرزندؐ رسالتؐ
ابنؑ ایسا ''انا ابنِ علیؑ'' کی ہے روایت[۱۰]

حضرتِ امام حسینؑ خود بھی قرآن و سنت پر بہترین عمل کرنے والے ہیں۔ ان کا گھرانا تمام انسانوں کے لیے قابلِ تقلید ہے۔ ان کے بارے میں اصغر علی شاہ فرماتے ہیں:

تقویٰ میں ہوں بے مثل تو ایمان میں کامل
قرآن پہ سنت پہ میں پیدائشی عامل[۱۱]

پروفیسر اصغر علی شاہ کی مذہبی شاعری سچے جذباتِ عشق کی آئینہ دار ہے۔ انہوں نے رسولِ کریمؐ اور خاندانِ نبوتؐ کی عظیم المرتبت ہستیوںؑ کو پیش فرمایا جن کی پیروی کر کے انسان دونوں جہانوں میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ اصغر علی شاہ ماہرِ تعلیم تھے۔ اس وجہ سے ان کی مذہبی شاعری میں علمیت کا بھی خاصا اظہار ملتا ہے۔

مفکرانہ عنصر بھی موجود ہے۔[۱۲] انھوں نے اپنی مذہبی شاعری میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث رسولؐ کے حوالے پیش کیے ہیں۔ اس بنا پر ان کی مذہبی شاعری مزید اہمیت اختیار کر گئی ہے۔

## حوالہ جات


۱۔ اصغر علی شاہ، کلیاتِ اصغر علی شاہ (ملتان: بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ۲۰۱۶ء)، ص ۵۹۔

۲۔ ایضاً، ص ۵۹۔

۳۔ ایضاً، ص ۲۹۔

۴۔ ڈاکٹر روبینہ ترین، ملتان کی ادبی و تہذیبی زندگی میں صوفیائے کرامؒ کا حصہ (ملتان: بیکن بکس، ۲۰۱۱ء)، ص ۲۲۷۔

۵۔ اصغر علی شاہ، کلیاتِ اصغر علی شاہ، ص ۸۷۔

۶۔ عبداللہ محمدؒ، سنن ابنِ ماجہ جلد دوم، (لاہور، دارالسلام، ۱۹۵۳ء)، ص ۳۳۔

۷۔ اصغر علی شاہ، کلیاتِ اصغر علی شاہ، ص ۱۱۰۔

۸۔ ایضاً۔

۹۔ ڈاکٹر روبینہ ترین، تاریخ ادبیات ملتان (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۲ء)، ص ۲۵۲۔

۱۰۔ اصغر علی شاہ، کلیاتِ اصغر علی شاہ، ص ۱۱۰۔

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۱۶۔

۱۲۔ ڈاکٹر روبینہ ترین، تاریخ ادبیات ملتان، ص ۲۵۲۔